

طلاق کے بعد پیدا ہونے والی بچی کا باپ کی وراثت میں حصہ ہوگا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نے دوشادیاں کی تھیں، پہلی بیوی سے چار بیٹے پیدا ہوئے اور بیوی پھر سے حاملہ تھی کہ زید نے اسے طلاق دیدی، طلاق کے کم و بیش چار سے پانچ ماہ بعد لڑکی پیدا ہوئی، جس پر پہلی بیوی کی عدت مکمل ہوئی اور دوسری بیوی سے چار بیٹے اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں، اب زید کا انتقال ہو چکا ہے، تو سوال یہ ہے کہ زید کی وراثت میں دیگر بیٹے اور بیٹیوں کی طرح اُس بیٹی کا حق بھی ہوگا جو طلاق کے بعد پیدا ہوئی یا پھر وہ وراثت کی حقدار نہیں کہلانے گی؟ اور اگر وراثت میں اس کا حق بنتا ہے، تو کسی بھائی بہن کا اسے والد کی وراثت سے محروم کر دینا کیسا ہے؟ زید اپنی زندگی میں اسے اپنی بیٹی ہی تسلیم کرتا تھا۔

جواب

پوچھی گئی صورت میں طلاق کے بعد پیدا ہونے والی لڑکی زید کی ہی بیٹی ہے اور شرعی طور پر دیگر بہن بھائیوں کی طرح وہ بھی اپنے والد کی وراثت کی حقدار ہے، پھر جب وہ اپنے والد کی وارث ہے، تو اسے والد کی میراث سے محروم کرنا صریح ظلم، سخت ناجائز و حرام اور کبیرہ گناہ ہے، لہذا جو بھی اسے شرعی حصہ سے محروم کرے گا، سخت گناہ گار اور عذابِ نار کا حقدار ہوگا اور قرآن و حدیث میں ایسے افراد کے لئے سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں، اس لئے جب بھی وراثت تقسیم کی جائے، بقیہ ورثاء کے ساتھ اس لڑکی کو بھی مالِ وراثت میں اس کا پورا حق دیا جائے۔

اولاد کی وراثت کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ الْاُنْثَيَيْنِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے۔“ (پارہ 4، سورۃ النساء، آیت 11)

طلاق کے بعد مدتِ حمل میں پیدا ہونے والی لڑکی، زید کی بیٹی اور اس کی وارث ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”لو طلقها بعد الدخول، ثم جاءت بولد يثبت النسب الى سنتين وتنقضي العدة به“ ترجمہ: اگر کسی شخص نے دخول کے بعد بیوی کو طلاق دی، پھر وہ بچہ پیدا کرے، تو (وقتِ طلاق سے) دو سال کی مدت تک بچہ جننے کی صورت میں اس بچے کا نسب مذکورہ شخص سے ثابت ہوگا اور اس کی ولادت پر عورت کی عدت پوری ہو جائے گی۔ (فتاویٰ عالمگیری، کتاب الطلاق، الباب الخامس عشر فی ثبوت النسب، جلد 1، صفحہ 537، مطبوعہ بیروت)

فقہ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ طلاق کی عدت میں پتہ چلا کہ عورت حاملہ ہے، تو حمل والے بچے کا کیا حکم ہوگا؟ تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواباً ارشاد فرمایا: ”اگر وقت طلاق سے دو سال یا اس سے کم پر لڑکا پیدا ہوا، تو وہ طلاق دینے والے شوہر کا ہے۔۔۔ اور زید کی موت کے بعد بچہ اس کی جائیداد کا وارث بھی ہوگا۔“ (فتاویٰ فیض الرسول، جلد 2، صفحہ 323، شبیر برادرز، لاہور)

کسی کا مال وراثت کھا جانا زمانہ جاہلیت کا دستور ہے۔ اللہ عزوجل قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَبًّا﴾ ترجمہ کنز العرفان: ”اور میراث کا سارا مال جمع کر کے کھا جاتے ہو۔“ (پارہ 30، سورۃ الفجر، آیت 19)

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: ”یہاں کفار کی تیسری خرابی اور ذلت کا بیان ہے کہ تم میراث کا مال کھا جاتے ہو اور حلال و حرام میں تمیز نہیں کرتے اور عورتوں اور بچوں کو وراثت کا حصہ نہیں دیتے، بلکہ ان کے حصے خود کھا جاتے ہو، جاہلیت میں یہی دستور تھا۔ اس بیان کردہ ظلم میں بہت سی صورتیں داخل ہیں اور فی زمانہ جو بچا، تایا قسم کے لوگ یتیم بھتیجوں کے مال پر قبضہ کر لیتے ہیں یا روٹین میں جو بہنوں، بیٹیوں یا پوتیوں کو وراثت نہیں دی جاتی، وہ بھی اسی میں داخل ہے کہ شدید حرام ہے۔“ (تفسیر صراط الجنان، جلد 10، صفحہ 668، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

کسی وارث کی میراث نہ دینے سے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”من فر من میراث وارثہ، قطع اللہ میراثہ من الجنة یوم القیامۃ“ ترجمہ: جو وارث کو میراث دینے سے بھاگے، اللہ قیامت کے دن جنت سے اس کی میراث قطع فرما دے گا۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الوصایا، صفحہ 194، مطبوعہ کراچی)

میراث میں بہنوں کو حصہ نہ دینے کے متعلق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”لڑکیوں کو حصہ نہ دینا حرام قطعی ہے اور قرآن مجید کی صریح مخالفت ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: ﴿يُؤْتِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلَّذِ كَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثٰیٰنِ﴾“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 26، صفحہ 314، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: Pin-6922

تاریخ اجراء: 06 شعبان المعظم 1443ھ / 10 مارچ 2022ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Dar-ul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net